سوال

(156) مسئلہ رفع الیدین وعدم رفع یدین

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ بات درست ہے کہ رفع الیدین (یعنی کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھانا) دونوں عمل احادیث سے ثابت ہیں ؟ نیز اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو نماز میں کبھی رفع الیدین کرتا ہے اور کبھی نہیں ؟ (طارق علی بروہی ۔ کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں تکبیر اولی 'رکوع سے پہلے اور اس کے بعدوالا رفع یدین صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے ، دیکھئے قطف الازہار المتناثرہ للسیوطی لقط اللالی المتناثر من الحدیث المتواتر اللکتانی اور میری کتاب " نورالعین فی (اثبات) مسئلہ رفع الیدین "(ص 87،82 ونسخہ جدید ص 122،123)

رفع یدین کے متواتر ہونے کا اعتراف دیوبندیوں میں انورشاہ کشمیری صاحب نے بھی کیا ہے ۔ (دیکھئے نیل الفرقدین ص 22)

متواتر حدیث (یونانی علم کلام اور متعارض ومتناقص اصول فقہ والوں کے نزدیک بھی) قطعی اور یقینی ہوتی ہے 'اس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہوتا جیسا کہ اصول میں مقرر ہے ۔ اس کے مقابلے میں مخالفین رفع یدین دو قسم کی روایات پیش کرتے ہیں :

1 ۔ وہ صحیح روایتیں جن میں رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع یدین کا ذکر ہی نہیں ہے ، مثلاً صحیح مسلم میں سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث (جس میں سرکش گھوڑوں کی دموں کا ذکر آیا ہے) کے بارے میں محمود حسن دیوبندی صاحب فرماتے ہیں :

"باقی اذناب خیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارے میں ہے" (تقاریر شیخ الہند ص 65 مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ 'ریلوے روڈ ملتان)

اس حدیث کے بارے میں محمد تقی عثمانی دیوبند صاحب فرماتے ہیں :

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے ۔ کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عندالسلام ہی سے متعلق ہے" (درس ترمذی ج 2 ص 36)

2۔ وہ روایتیں جن سے ترک رفع یدین کا اشارہ ملتا ہے، مثلاً حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ لیکن انصاف یہ ہے کہ یہ ساری روایتیںاصول حدیث کی رو سے ضعیف ومردود ہیں۔

راقم الحروف نے نورالعینین (ص92تاص106، طبع جدید ص125۔158) میں متعدد دلائل سے سفیان ثوری کی سند سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت کا ضعیف ومردود ہوناثابت کای ہے اور لکھا ہے کہ "یہ حدیث علت قادحہ کے ساتھ معلول ہے اور سنداً اور متناً دونوں طرح سے ضعیف ہے" (ص96، واللفظ لہ، طبع جدید ص130)

اورایک مجہول شخص "ابوبلال جھنگوی" نے تحفہ اہلحدیث (نمبر2) نامی کتابچہ لکھا ہےجسے ادارہ "العزیز" نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ، سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کتابچہ کے صفحہ 159 پر اس مجہول مصنف مے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "زبیر علی زئی۔۔۔نے نورالعینین میں صحیح کہا"!!!

حالانکہ راقم الحروف نے اس روایت کو نہ صحیح کاہ اور نہ حسن، بلکہ اس کے برعکس اس راویت کا ضعیف اور مردود ہوناثابت کیا ہے۔ معلوم ہواکہ یہ مجہول مصنف کذاب اور ساقط العدالت ہے۔ بعض لوگ اس قسم کی کتابیں، رسالے اور مضامین وغیرہ پڑھ کر بغلیں بجانا شروع کردیتے ہیں کہ ہم نے اہل حدیث کو شکست دے دی، حالانکہ ان لوگوں کےلیے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے افتراءت، اکاذیب اوردھوکہ دہی پر بغلیں جھانکیں۔

یہ مجہول شخص بعد میں معروف ہوگیا مگر کذب وافتراء کے ساتھ، اس کا نام ولقب ابوبلال محمد اسماعیل جھنگوی ہے۔ اسماعیل جھنگوی مذکور کے اکاذیب وافتراءات اور مکر وفریب کےلیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث:35 (ص51تا60 اسماعیل جھنگوی کے پندرہ جھوٹ)

پچھلے ہفتے ایک صاحب، محمد یوسف لدھیانوی (دیوبندی) کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" لے آئے۔ جب راقم الحروف نے مسند الحمیدی ومسند ابی عوانہ کے قلمی نسخوں بعد از تحقیق دیوبندی مذہب کوالوداع کہہ کر کتاب وسنت کا راستہ اختیار کرلیا۔ والحمدللہ

مختصر یہ کہ رفع یدین قبل الرکوع وبعدہ کا ترک، منسوخ یا ممنوع ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کےلیے امام بخاری کی جزء رفع یدین، وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

تنبیہ: تحقیق بالا سے ثابت ہواکہ نماز میں رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین ہمیشہ کرنا چاہیے اوراسے کبھی ترک نہیں کرنا چاہیے۔ جو شخص کبھی کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا۔ اس کام موقف صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ (شہادت فروری 2000)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ351

محدث فتویٰ